13717 - امانت کے احکام

سوال

کیا ودائع (یعنی امانتوں) کے بارہ میں کچھ احکام ذکر کریں گے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ایداع: بغیر کسی معاوضہ کے حفاظت کرنے میں وکیل بننا ایداع کہلاتا ہے.

الودیعہ کی لغوی تعریف:

لغت میں ودع الشیئ سے ہے، یعنی جب کوئی چیز چھوڑ دے، اسے الودیعہ اس لیے کہتے ہیں کیونکہ وہ چیز رکھنے والے کے پاس چھوڑی گئی ہے.

الودیعہ کی شرعی تعریف:

بغیر کسی عوض کے مال کی حفاظت کرنے والے کے پاس رکھا گیا مال الودیعہ کہلاتا ہے.

ایداع (امانت رکھنے) کے صحیح ہونے کی شرطیں وہی شرطیں ہیں جو کسی کو وکیل بنانے میں معتبر ہوتی ہیں، یعنی وہ عاقل اور بالغ اور سمجھدار ہو، کیونکہ ایداع یعنی امانت رکھنا حفاظت کے لیے کسی کو وکیل بنانا ہے.

اس شخص کے لیے امانت رکھنی مستحب ہے جسے یہ علم ہو کہ وہ ثقہ اور امانت کی حفاظت کرنے پر قادر ہے؛ کیونکہ اس میں بہت اجرعظیم اور ثواب جزیل پایا جاتا ہے؛ اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہو تو اللہ تعالی بندے کی مدد میں ہوتا ہے"

اور اس لیے بھی کہ لوگوں کو اس کی ضرورت اور حاجت ہے، لیکن جس شخص کو اپنے متعلق علم ہو کہ وہ اس کی حفاظت نہیں کر سکتا تو اس کے لیے امانت رکھنا قبول کرنا مکروہ اور ناپسند کیا جاتا ہے.

ودیعت اور امانت کے احکام میں شامل ہے کہ:

جس شخص کے پاس رکھی گئی ہے اس کی کسی کمی یا کوتاہی کے بغیر امانت ضائع ہو جائے تو وہ اس کا ضامن نہیں؛ جیسا کہ اس کے مال کے ساتھ ہی وہ بھی ضائع ہو گئی؛ کیونکہ وہ امانت ہے؛ اور امین شخص اگر زیادتی نہ کرے تو وہ ضامن نہیں ہوتا.

ایك ضعیف حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کے پاس امانت رکھی گئی؛ تو وہ اس کا ضامن نہیں"

اسے ابن ماجۃ رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے.

اور دار قطنی نے مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے:

" خائن کے علاوہ جس کے پاس امانت رکھی جائے اس پر ضمان نہیں"

المغل خائن کو کہتے ہیں.

اور ایك روایت میں ہے:

" جس کے پاس امانت رکھی جائے اس پر ضمان نہیں"

اور اس لیے کہ جس کے پاس امانت رکھی گئی ہے اس نے بلامعاوضہ حفاظت کی ہے.

اور اگر وہ ضامن بنے تو لوگ امانت قبول کرنے سے رك جائیں، اور اپنے پاس امانت رکھیں ہی نہ، تو اس کے نتیجہ میں لوگوں کو نقصان اور ضرر ہو گا، اور مصلحت جاتی اور معطل ہو کر رہ جائے گی.

لیکن جو امانت میں زیادتی یا اس کی حفاظت میں کمی کوتاہی کرے؛ تو ضائع ہونے کی صورت میں وہ اس کا ذمہ دار ہے اور اسے ضمان دینا ہوگی، کیونکہ اس نے دوسرے کا مال تلف کیا ہے.

اور ودیعت کے احکام میں یہ بھی شامل ہے کہ:

جس کے پاس امانت رکھی جائے اس واجب اور ضروری ہےکہ اس کی حفاظت اس طرح کرے جس طرح اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے امانتوں کی ادائیگی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

بلا شبہ اللہ تعالی تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کو ادا کرو.

اور امانت کی ادائیگی اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جب اس کی حفاظت کی جائے، اور اس لیے بھی کہ جب امانت رکھنے والے نے امانت رکھنا قبول کی تو اس کی حفاظت کا بھی التزام کیا، لھذا جس کا اس نے التزام کیا وہ اس پر لازم کی جائے گی.

اور اگر ودیعت و امانت کوئی جانور ہے: تو امانت رکھنے والے پر اس کا چارہ وغیرہ لازم ہے، اگر اس نے مالك کے حکم کے بغیر اسے چارہ کھلانا بند کر دیا اور وہ جانور ضائع ہو گیا، تو وہ اس کا ضامن ہو گا؛ کیونکہ وہ جانور کو چارہ کھلانے پر مامور تھا، اور اس کا ضامن ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ اس نے جانور کو چارہ نہ کھلانا اور پانی نہ پلانا حتی کہ وہ جانور مر گیا تو اس طرح اس گناہ کا بھی ارتکاب کیا ہے؛ کیونکہ اس پر اسے چارہ کھلانا اور پانی پلانا واجب تھا، کیونکہ یہ اللہ تعالی کا حق ہے، اور اس لیے کہ اس کی حرمت ہے.

اور امانت رکھنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ امانت اس کے پاس رکھے جو عادتا اس کے مال کی حفاظت کرتا ہو، مثلا اپنی بیوی، یا غلام، یا خزانچی، اور اس کا خادم، اور اگر ان میں سے کسی ایك کے پاس وہ امانت بغیر کسی زیادتی اور کمی و کوتاہی کے ضائع ہو جائے تو اس پر ضمان نہیں، کیونکہ اسے حق تھا کہ وہ اس کی خود حفاظت کرے یا پھر اپنے قائم کوحفاظت کے لیے دے.

اور اسی طرح اگر وہ امانت اس کے پاس رکھے جو مالك کے مال کی حفاظت کرتا ہے؛ تو یہ عادت ہونے کی بنا پر اس سے بری ہے .